بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔ (حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

روزنامہ
نوائے وقت
لاہور۔ راولپنڈی/ اسلام آباد۔ ملتان۔ کراچی۔ کوئٹہ

پیر، 9 شعبان المعظم، 1440ھ، 15 اپریل 2019ء
مسلسل اشاعت کے 79 سال

لفظ کی چادر

مسعود ماجد سید

masoodmajidsyed@gmail.com

”وفاقی محتسب اور سرکاری ادارے“

اچھی طرز حکمرانی کا دعویٰ ہر سیاسی جماعت نے کیا۔ کئی کئی سال اور کئی کئی بار حکمرانی کی، عوام کو نئی نئی آرزوؤں میں ڈالا، ذاتی تجوریاں بھریں اور جاتے ہوئے حیرت یہ ہے کہ جس حکومت نے بھی اچھی حکمرانی کے نعرے لگائے بڑی باتیں کیں اور وہی سب سے زیادہ بدعنوانی میں ملوث پائی گئی۔ موجودہ حکومت کا حال بھی دوسروں سے کچھ مختلف نہیں۔ پی ٹی آئی نے بھی عام انتخابات سے قبل اچھی حکمرانی، معاشی استحکام، ادارہ جاتی اصلاحات، کروڑوں کی تعداد میں روزگار کی فراہمی سمیت ہر قسم کے سبز باغ عوام کو دکھائے۔ اب جب حکومت اپنے اقتدار کے سات ماہ حکمرانی کے مزے لے چکی ہے لیکن اس سارے عرصے میں سوائے اداروں کی حالت بگڑنے اور عوام کو رسوا کرنے کے کوئی ایجنڈا واضح نظر نہیں آرہا ہے۔ عوام کو گذشتہ تین ماہ سے معمول سے ہٹ کر کئی کئی گنا اضافی سوئی گیس بل بھیج کر وصولیاں بھی کر لی گئیں ہیں۔ قائم مقام ایم ڈی کو تبدیل کر دیا گیا ہے لیکن عوام سے وصول کی گئی رقم کی واپسی کا کوئی نظام وضع نہیں کیا گیا۔ ادارے تباہ ہو رہے ہیں سرکاری دفاتر میں عوامی خدمت کی بجائے صرف اپنی ذاتی خدمت کا ایجنڈا چل رہا ہے۔ کسی بھی ادارے میں کوئی جائز کام تک سیدھے طریقے سے نہیں ہو رہا، ملازمین کرپشن کا شکار ہیں۔ ایسے حالات میں ادارہ جاتی شکایات کا گراف بھی ہر سال بلند ہوتا جا رہا ہے۔ صرف وفاقی محتسب ایسا ادارہ ہے جو مایوسی کے اندھیرے میں عوام کیلئے امید کی روشن کرن ہے۔ وفاقی محتسب سے ملنے والے اعداد و شمار کے مطابق اکتوبر تا دسمبر 2018 کے دوران سرکاری اداروں کے خلاف مختلف شکایات وصولیوں کی کل تعداد 21224 رہی جس میں سے 20523 کے خلاف کیسوں کے فیصلے کر کے نمٹا دیئے گئے۔ یعنی ایک تو ملک کی اعلیٰ و چھوٹی عدالتوں میں سرکاری محکموں کے خلاف عوامی شکایات کے انبار لگے ہوئے ہیں تو دوسری جانب وفاقی محتسب جیسے ایک سرکاری ادارے میں بھی ان شکایات کی تعداد کوئی کم نہیں۔ سرکاری اداروں کی کارکردگی کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ان شکایات میں سب سے زیادہ شکایات پاور کمپنیوں (ڈسکوز) کے خلاف 10392 وصول ہوئیں جن میں سے 11717 فیصلے سنائے گئے اسی طرح سے دوسرے نمبر پاکستان پوسٹ کے خلاف 3560 شکایات وصول ہوئیں جن میں سے 1546 فیصلے کیے گئے، نادرا کے خلاف 1258 جبکہ فیصلے 1398، سوئی گیس کمپنیوں کے خلاف 1260 شکایات آئیں 1059 پر فیصلے سنائے گئے۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے خلاف 192 کے مقابلے میں 233 فیصلے ہوئے، پاکستان بیت المال کے خلاف 178 درخواستیں آئیں تو 148 کے فیصلے ہوئے، ایمپلائز اولڈ ایج بینی فٹ انسٹی ٹیوشنز (ای او بی آئی) کے خلاف 157 شکایات آئیں تو 158 پر فیصلے سنائے گئے۔ یہ گنتی کے چند سرکاری اداروں کا حال ہے جبکہ اگر تمام اداروں کی مجموعی کارکردگی پر نظر ڈالی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ادارے کہاں کھڑے ہیں اور عوام الناس کو کیا خدمات پیش کی جارہی ہیں۔ بلاشبہ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ نے اگست 1983 میں اپنے قیام سے آج تک عوامی شکایات کے ازالے کے لئے گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ اسی وجہ سے 2013 میں پارلیمینٹ کے ذریعے وفاقی محتسب کے اختیارات میں اضافہ کر دیا گیا۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد پاکستان کے شہریوں کو سرکاری اداروں کی بدانتظامی کے خلاف ریلیف فراہم کرنا ہے۔ تاریخ میں سب سے پہلا محتسب خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے مقرر کیا۔ جس کا کام سرکاری اعمال کا احتساب تھا۔ موجودہ دور میں محتسب کا پہلا ادارہ کوئی دوسو سال قبل سویڈن میں قائم کیا گیا اور یہ اتنا موثر ثابت ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں محتسب کے ادارے جنھیں مختلف ممالک میں مختلف نام دیئے گئے قائم ہوتے چلے گئے۔ دنیا میں اس وقت ہزاروں کی تعداد میں محتسب کے ادارے کام کر رہے ہیں جن کا بنیادی مقصد سرکاری اداروں کے خلاف عام شہریوں کی شکایات کا ازالہ کرتے ہوئے انھیں فوری اور سستا انصاف فراہم کرنا ہے۔ بنیادی طور پر یہ عام لوگوں کی عدالت ہے جو ایک پیسہ خرچ کئے بغیر صرف سادہ کاغذ پر درخواست و ڈاؤن لوڈ بیان حلفیہ ہمراہ شناختی کارڈ کے سرکاری اداروں کے خلاف شکایت کر کے ریلیف حاصل کر سکتے ہیں۔ پاکستان ایشیاء میں پہلا ملک ہے جہاں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا گیا۔ قارئین کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ وفاقی محتسب کو سپریم کورٹ کے جج کے برابر اختیارات حاصل ہیں۔ وہ وفاقی حکومت کے کسی بھی ادارے کی بدانتظامی کے خلاف شکایات سن سکتے ہیں اور ازخود نوٹس بھی لے سکتے ہیں۔ وفاقی محتسب احکامات نے ماننے والے افراد کو سزا بھی دے سکتے ہیں اور انھیں جیل بھی بجھوا سکتے ہیں لیکن عام طور پر شکایات کنندگان کی شکایات کو باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ ہی نمٹا دیا جاتا ہے، تاہم دفاع، امور خارجہ، ذاتی معاملات، عدالتوں میں زیر سماعت امور، صوبائی معاملات اور ملازمت سے متعلق امور وفاقی محتسب کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ محتسب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ محتسبین کا دائرہ کار ایشیائی ممالک تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی لئے ایشیائی محتسب ایسوسی ایشن (اے او اے) 38 ایشیائی ممالک کے محتسبین کی ایسوسی ایشن ہے جس کی بنیاد بھی پاکستان نے 1996 میں رکھی تھی۔ اے او اے کی جنرل اسمبلی اور بورڈ آف ڈائریکٹر کے اجلاس مختلف رکن ممالک میں ہوتے ہیں۔ گذشتہ اجلاس اکتوبر 2018 میں آذربائیجان کے دارالحکومت باکو میں ہوا۔ صدارت پاکستان کے وفاقی محتسب اور اے او اے کے صدر سید طاہر شہباز نے کی۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ نے جہاں سرکاری اداروں کے خلاف شکایات کا ازالہ کیا وہاں اسی ادارہ نے ملک بھر کی جیلوں میں قیدیوں کو دی جانے والی سہولیات کی فراہمی اور جیل اصلاحات کمیٹی کا قیام، بیرون ممالک پاکستانیوں کے مسائل کے حل، ریٹائرڈ ملازمین کے پنشن کی بروقت ادائیگیوں، ملک میں ساڑھے دس کروڑ سے زائد آبادی والے بچوں کو ان کے حقوق دلوانے میں بھی اپنا کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ملک میں ایسے اداروں کی اشد ضرورت ہے جو ملک کے دیگر سرکاری اداروں کی کارکردگی پر نا صرف نظر رکھیں بلکہ وہاں ہونے والی بدانتظامی کی نشاندہی کرتے ہوئے اداروں کی اصلاح بھی کریں۔ یہاں یہ بھی معلومات قارئین تک پہنچادوں کہ وفاقی محتسب کے فیصلوں پر تیس دن کے اندر نظرثانی کی اپیل کی جا سکتی ہے۔ ان فیصلوں کے خلاف اپیل صرف صدر پاکستان کو ہی کی جاسکتی ہے۔ 2013 کے ریفارمز ایکٹ سے قبل صدر پاکستان کے ہاں اپیلوں کے فیصلے بعض اوقات دس بارہ سال تک پڑے رہتے تھے، مذکورہ ایکٹ میں صدر پاکستان کو بھی پابند کیا گیا ہے کہ وہ وفاقی محتسب کے فیصلے کے خلاف اپیل کو 90 دن میں نمٹا دیں اور اسے سپریم کورٹ کا جج یا ایسا شخص جو سپریم کورٹ کا جج بننے کا اہل ہو اس پر اسس کرے گا۔